اللہ
کی رحمت بہت بڑی ہے

23-May-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمامُ المُحَدِّثِین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زُرْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے دَریافت کِیا: اے اَبُو زُرْعَہ! آپ کو یہ اِعْزاز و اِکرام کیسے ملا ہے؟ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: "میں نے اپنے ہاتھ سے دس(10) لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور مَیں ہر حدیث میں دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور نبیِ

رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ پاک اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ (شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار من رای الموتی۔۔۔الخ، ص ۲۹۴)

قبر میں خُوب کام آتی ہے
بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ۔۔۔معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان جاری و ساری ہے۔ یہ مہینا اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا مہینا ہے، یہ مہینا اپنے گناہوں کو بخشوانے کا مہینا ہے۔ اس مہینے میں اللہ پاک کی رحمتیں اپنے عروج پر ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے گناہگار اور خطاکار اس مہینے میں اللہ پاک کی رحمت سے جہنم سے آزادی کے پروانے پا کر جنت کے مستحق بنتے ہیں۔ اسی مناسبت سے آج کے بیان کا موضوع ہے **"اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے"** یقیناً اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے۔ کئی آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ کریمہ رحمتِ الٰہی کی وُسْعَت کو بیان کرتی ہیں۔ ان میں سے کچھ آج بیان کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ رحمتِ الٰہی کے کئی واقعات بھی بیان کئے جائیں گے۔ یقیناً اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم نیک اعمال سے دُور اور گناہوں میں مبتلا ہو جائیں۔ ایسی سوچ کتنی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے، اس بارے میں بھی چند مدنی پھول پیش کئے جائیں گے۔

اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! رحمتِ الٰہی پر ایک زبردست حکایت سنتے ہیں جیسا کہ

گناہوں کے اعتراف کے بدلے دخولِ جنّت

حضرت ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری آدمی وہ ہوگا جو پُل صراط پر اس طرح سے چل رہا ہو گا کہ گویا پیٹھ کے بل اس پر گھسٹ رہا ہو گا۔ جس طرح باپ بیٹے کو مارتا ہے تو وہ اس سے بچنے کے لیے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے لیکن بھاگنے میں ناکام رہتا ہے، یہی حال اس شخص کا ہو گا۔ پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے بھی جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے بچا لے۔ تو اللہ پاک اس سے فرمائے گا: اے

میرے بندے! اگر میں تجھے جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل فرمادوں تو کیا پھر تم اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلوگے؟ وہ بندہ عرض کرے گا: مالک! تیری عزّت و جلال کی قسم! اگر تُو مجھے دوزخ سے بچالے تو میں اپنے تمام گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلوں گا۔ اب وہ بندہ پُل صراط پار کر لے گا (اور جہنم میں گرنے سے بچ جائے گا۔) پُل پار کرلینے کے بعد دل ہی دل میں سوچے گا کہ اگر میں نے اللہ پاک کے سامنے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اعتراف کرلیا تو وہ ضرور مجھے واپس دوزخ میں ڈال دے گا۔ اسی دوران اللہ پاک اُس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تُو میرے سامنے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اعتراف کر! میں تیرے تمام گناہ بخش دوں گا اور تجھے جنت میں داخل کردوں گا۔ تو وہ بندہ عرض کرے گا: الٰہی! تیری عزّت کی قسم! نہ تو میں نے کبھی کوئی گناہ کیا ہے اور نہ ہی کبھی کوئی خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہے۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا: میرے بندے! میرے پاس تیرے خلاف گواہ موجود ہیں۔ یہ سُن کر بندہ دائیں بائیں دیکھے گا، مگر اسے کوئی نظر نہ آئے گا تو وہ کہے گا: الٰہی! مجھے دکھا! وہ گواہ کہاں ہیں؟ پھر اللہ پاک اس کی جِلد (Skin) کو بولنے کی طاقت عطا فرمائے گا تو وہ صغیرہ گناہ بتانا شروع کردے گی۔ بندہ جب یہ دیکھے گا تو کہہ اٹھے گا: اے میرے مالک! تیری عزّت کی قسم! میرے کئی چھپے ہوئے کبیرہ گناہ بھی ہیں۔ پھر اللہ پاک اس سے فرمائے گا: میرے بندے! میں تیرے گناہوں کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں، بس تُو میرے سامنے ایک بار ان کا اعتراف کر۔ میں تیرے سارے گناہ بھی بخش دوں گا اور تجھے جنت میں بھی داخلہ عطا فرمادوں گا۔ پھر وہ شخص اپنے گناہوں کا اعتراف کرلے گا تو اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔ (معجم الکبیر، ۱۵۸/۸، حدیث: ۷۶۶۹)

برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضان خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کیا خُوب فرماتے ہیں:

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ — جب سے تُو نے سُنا دیا یاربّ!

آسرا ہم گناہگاروں کا اور مضبوط ہو گیا یاربّ!
ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے وہ بھی تیرا دِیا ہُوا یاربّ!
ہو گا دُنیا میں قبْر و محشَر میں مجھ سے اچھا مُعاملہ یاربّ!
ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ اِس بُرے کو بھی کر بھلا یاربّ!
میں نے بنتی ہوئی بِگاڑی بات بات بگڑی ہوئی بنا یاربّ!
تُو حَسَن کو اُٹھا حَسَن کر کے ہو مَعَ الْخَیر خاتمہ یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص:۸۵ تا۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس دنیا میں بھی بندہ اگر اپنے گناہوں کا اعتراف کر لے، ان پر ندامت کا اظہار کرے اور اللہ پاک کی طرف رجوع کرے تو رحمتِ الٰہی اس کا استقبال کرتی ہے۔ یقیناً اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ کریم ربّ اپنے بندوں پر بے انتہا رحم فرماتا ہے۔ اس کی رحمت کی کوئی انتہا(Limit) نہیں۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ ہماری نافرمانیوں کی کثرت کے باوجود بھی وہ ہماری **پردہ پوشی** فرماتا ہے۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ رزّاق ربّ **ہمارا رِزق بند** نہیں کرتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ علیم و بصیر (یعنی جاننے اور دیکھنے والا) ربّ ہماری **آنکھوں کی روشنی** واپس نہیں لیتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ قادرِ مُطْلَق ربّ ہماری **سُننے کی طاقت** ختم نہیں کرتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ قہّار و جبّار ربّ **قُوّتِ گویائی** (بولنے کی طاقت) سے ہمیں محروم نہیں فرماتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ سمیع و بصیر ربّ ہمیں **پاؤں**

کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ علیم وخبیر ربّ ہمیں **ہاتھوں** کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ وہ عزیز و علیم ربّ ہمارے ڈھیروں ڈھیر گناہوں اور نافرمانیوں کے باوجود صحیح سلامت رکھتا ہے۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ بے نیاز ربّ ہمیں دی ہوئی اپنی نعمتیں واپس نہیں لیتا۔ یقیناً اس کی رحمت بے حساب ہے۔ وہ **اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن** ربّ گناہگاروں کی ڈھارس بندھاتے اور اُنہیں بخشش کی نوید (یعنی خوشخبری) سُناتے ہوئے پارہ 24 سُوْرَۃُ الزُّمَر کی آیت نمبر 53 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴿۵۳﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زِیادَتی کی، اللہ کی رَحمت سے نا اُمّید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وُہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندے سے اگرچہ بڑے بڑے اور بے شمار گناہ صادر ہوئے ہوں لیکن اسے اللہ پاک کی رحمت اور مغفرت سے مایوس (Disappointed) نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اللہ پاک کی رحمت بے انتہا وسیع ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت کا دروازہ تب تک کھلا ہے جب تک بندہ اپنی موت کے وقت غَرغَرہ کی حالت کو نہیں پہنچ جاتا، اس وقت سے پہلے پہلے بندہ جب بھی اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرلے گا تو اللہ پاک اپنے فضل ورحمت سے اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے اس کے سب گناہ معاف فرمادے گا۔ (صراط الجنان، ۸/ ۴۸۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ پاک کی رحمت کی کوئی حد نہیں ہے، نیک ہو یا بد، پرہیزگار ہو یا بدکار، فرمانبردار ہو یا نافرمان وخطاکار، ربّ کی رحمت سب کو پہنچتی ہے۔

منقول ہے حضرتِ سیّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنی مناجات (دُعا) میں عرض کی: یارَبّ! اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: **لَبَّیْكَ یَا مُوْسٰی!** آپ عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: مَولا! تُو تو مالک ہے، میری کیا حیثیت کہ تُو مجھے لبیک کہہ کر جواب دے۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ کوئی بندہ مجھے "یاربّ" پکارے تو میں اسے "لبیک" کہہ کر جواب دوں۔

حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: یاربّ! کیا یہ ہر فرمانبردار بندے کے لئے ہے؟ ارشاد ہوا: ہاں! بلکہ ہر گنہگار بندے کے لئے بھی ہے۔ تو حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: فرمانبردار کے لئے تو اس کی اطاعت کے سبب ہے اور گنہگار پر یہ کرم کس وجہ سے؟ تو جواب ارشاد ہوا: اے موسیٰ! اگر میں بھلائی کرنے والے کو اس کی بھلائی کا بدلہ دُوں اور بُرائی کرنے والے پر اس کی بُرائی کی وجہ سے احسان نہ کروں تو میرا جُود و کرم کہاں جائے گا؟ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۶۴۱ بتغیر)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک کی رحمت تو ہم گناہگاروں پر چھما چھم برس رہی ہے، مگر ہم نادان اس کی رحمت سے دُور گناہوں میں گِھرے ہوئے ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ سے دُور دنیا کے چکروں میں پھنسے ہوئے ہیں، دن رات اللہ پاک کی نافرمانیوں میں لگے ہوئے ہیں، نماز روزے سے دُور گناہوں کی دلدل میں دھنستے جارہے ہیں، آیئے آیئے! اپنا سر ربِ کریم کی بارگاہ میں جھکا لیجئے، اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرکے اس کو راضی کرلیجئے، اس کی رحمتوں کو پانے کے لئے نیک، نمازی اور سنّتوں پر عمل کرنے والے بن جایئے۔

لاج رکھ لے گناہگاروں کی نام رحمٰن ہے ترا یاربّ
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستّار ہے ترا یاربّ

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے ترا یاربّ
(ذوقِ نعت، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رحمتِ الٰہی کی وُسعت پر احادیثِ طیبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کئی احادیثِ طیبہ میں بھی ربِّ کریم کی رحمت کی وُسعت کا بیان ہوا ہے۔ آیئے اسی بارے میں تین احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

1. اِرْشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک رات کے وقت اپنا دستِ قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائے اور دن میں اپنا دستِ قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول التوبۃ ۔۔۔۔۔الخ، ص ۱۱۳۱، حدیث: ۲۷۵۹)
2. اِرْشاد فرمایا: اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم رات دن گناہوں میں بسر کرتے ہو اور میں گناہوں کو بخشتا رہتا ہوں۔ پس تم مجھ سے بخشش طلب کرتے رہو میں تمہیں بخشتا رہوں گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۴۸، حدیث: ۲۵۷۷)
3. اِرْشاد فرمایا: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی تخلیق کے دن سو(100) رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت زمین و آسمان کے درمیان تہہ در تہہ رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل ہوئی۔ اسی سے والدہ اپنی اولاد پر، وحشی درندے اور پرندے ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے دُور کرلیتا ہے کہ کہیں اسے چوٹ نہ لگ جائے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اس رحمت کو دوسری ننانوے (99) رحمتوں میں ملا کر سو(100)

مکمل فرمادے گا اور بروزِ قیامت اس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔(مسلم،کتاب التوبۃ،باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ۔۔۔الخ،ص ۱۱۲۹،حدیث:۶۹۷۷،۶۹۷۴،۶۹۷۲ ملتقطاً)

اِس بے کسی میں دِل کو مِرے ٹیک لگ گئی　　شُہرہ سُنا جو رَحمتِ بے کس نواز کا
تُو بے حساب بخش! کہ ہیں بے شُمار جُرم　　دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حِجاز کا

(ذوقِ نعت،ص۱۸،۱۷)

مختصر وضاحت: پریشانی اور لاچاری کے عالَم میں میرے دل کو اُس وقت حوصلہ مل گیا جب میں نے اللہ پاک کی رَحْمت کا چرچہ سُنا۔ اے میرے ربّ! میرے جُرم بے حساب ہیں، تجھے شاہِ حجاز، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ مجھے بے حساب بخش دے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یادرہے کہ !اللہ پاک سے **اچھا گمان** (حُسنِ ظن) رکھنا **واجب** ہے۔ اس کی رحمت سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیے، وہ چاہے تو کسی کے ایک گُناہ پر ایسی پکڑ فرمائے کہ ساری نیکیاں کم پڑ جائیں اور وہ چاہے تو کسی کو ایک نیکی پر اپنی رحمتوں سے ایسا نوازے کہ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرمائے۔ اسی طرح وہ چاہے تو کسی کو بغیر کسی وجہ کے اپنی رحمت سے مغفرت کی بھیک دے دے اور اسے جنت میں داخلہ عطا فرمائے۔ آیئے! اس طرح کی ایک روایت سنتے ہیں:

چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے، حضرت سَیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ایک شخص کو قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ پاک فِرِشتوں سے فرمائے گا: اِس شَخْص کے صغیرہ گناہ اِس پر پیش کرو اور کبیرہ گناہ ابھی اٹھا رکھو۔

چنانچہ اُس شخص پر اُس کے صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا: تُو نے فلاں دن فلاں فلاں کام اور فُلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا؟ وہ شخص کہے گا ہاں میں نے کئے تھے۔ وہ شخص اپنے اندر اتنی جرأت نہیں پا رہا ہو گا کہ اپنے گناہوں سے انکار کرے، اور اس کا حال یہ ہو گا کہ وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے بھی ڈر رہا ہو گا کہ کہیں ان کا حساب نہ شروع ہو جائے۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا: جا تجھے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی دی جاتی ہے، وہ شخص عرض کرے گا: الٰہی! میں نے تو اور بھی بہت سارے گناہ کیے تھے جنہیں اس وقت مجھ پر پیش نہیں کیا گیا۔ حضرت ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ یہ فرما کر رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اتنا مسکرائے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب أدنی أھل الجنۃ۔۔۔الخ، ص ۱۰۱، حدیث: ۴۶۷)

میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں تِرا ہوں
ناز رحمت پہ مجھ کو بڑا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عوام میں پائی جانے والی ایک غلط فہمی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں پر رحیم و کریم ہے، اس کی رحمت بہت وسیع ہے مگر ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسعت کا یہ مطلب ہر گز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے اُمید باندھ کر نیکیاں کرنا چھوڑ دیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسعت کا یہ مطلب ہر گز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے اُمید لگاتے ہوئے گناہوں میں مشغول ہو جائیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسعت کا یہ**

مطلب ہرگز نہیں کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے ربِّ کریم کے احکامات پر عمل کرنے میں سُستی کریں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے جان بوجھ کر **نمازیں قضا** کرتے رہیں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے بِلاعُذرِ شرعی ماہِ **رمضان المبارک کے فرض روزے** جان بوجھ کر چھوڑتے رہیں۔ ☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے دوسروں کو ستانا اور انہیں اِیذا (یعنی تکلیف) دینا شروع کر دیں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے اپنی موت، قبر اور آخرت کو بھُلا بیٹھیں۔ ☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے حساب کتاب کو بھول جائیں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے اپنے آپ کو پکا جنّتی سمجھنے لگیں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے خود کو جہنم سے آزاد سمجھیں۔**یاد رکھئے!** اللہ پاک کی رحمت سے بخشش و مغفرت کی اُمید (Hope) ضرور ہونی چاہیے، مگر ساتھ ہی نیک اعمال بھی کرنے چاہئیں۔ اللہ پاک کی رحمت سے مُتَعَلِّق لوگوں میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ عُموماً گناہ گار و بے عمل لوگ اللہ پاک کی رحمت کو دلیل بنا کر اپنی گرفت کے بارے میں بے فکر ہو جاتے ہیں اور اس طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ **"ہمیں کامل یقین ہے کہ اللہ پاک ہمیں عذاب نہ دے گا، اس کی رحمت بہت وسیع ہے، ہم اگر تھوڑے بہت گناہ کر بھی لیں تو اس کی رحمت کے خزانوں میں کمی تھوڑی ہو جائے گی؟ وہ بڑا کریم ہے معاف کر**

دے گا۔ ہم تو بخشے بخشائے ہیں وغیرہ وغیرہ، ایسے خیالات کو اپنے آپ سے دور کیجئے۔

رحمتوں کے تاج والے آقا، عرش کی معراج والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات پر چلتا ہو اور اللہ پاک کی رحمت کی امید بھی کرتا ہو۔(ترمذی ،کتاب صفة القیامۃ، باب ۲۵، ۴/۲۰۸، حدیث:۲۴۶۷)

جبکہ حضرت یحییٰ بن مُعاذرازی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ ارشاد فرماتے ہیں: "کوئی حماقت اس سے بڑھ کر نہ ہوگی کہ انسان دوزخ کا بیج بوئے اور جنت کی فصل کاٹنے کی اُمید رکھے، کام گناہ گاروں والے اور مقام نیکوں والا تلاش کرے۔"(کیمیائے سعادت، ۲/۸۱۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ رحمتِ الٰہی سے امید باندھنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنا اور نیک اعمال میں مصروف رہنا بھی بہت ضروری ہے۔ گناہوں کے باوجود رحمتِ الٰہی سے بخشش کی امید رکھنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان گناہوں پر دلیر (Bold) ہو جاتا ہے اور گناہ کے بعد شیطان کی جانب سے اسی طرح کی میٹھی میٹھی باتیں قبول کرنے کی عادت، پچھلے گناہوں پر ندامت کے بجائے آئندہ گناہ کرنے کی جُرأت پیدا ہو جاتی ہے۔

ذرا سوچئے تو سہی! انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام، صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان سے زیادہ رحمتِ الٰہی کے حق دار کوئی اور نہیں ہو سکتے۔ یہ وہ خوش نصیب حضرات ہیں کہ ان سے زیادہ کسی کو رحمتِ الٰہی پر یقین نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود بھی یہ نیک ہستیاں عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت میں ہرگز سُستی نہ کرتیں۔ یقیناً انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام پکے جنّتی ہیں۔ اسی طرح کئی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان ایسے ہیں جنہیں رسولِ بے مثال، مکی مدنی لجپال صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ

والِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زبان سے نام لے کر جنت کی خوشخبریاں عطا ہوئیں مگر اس کے باوجود ان کے نیک عمل میں کچھ کمی واقع نہ ہوئی، ان کا خوفِ خدا کچھ کم نہ ہوا۔ اور یہ بھی تو سوچئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر بارگاہِ الٰہی میں کون مقبول ہو گا، مگر پھر بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ساری ساری رات عبادت میں مَشْغُول رہا کرتے۔

یہی حال رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کا تھا۔ وہ حضرات پکے جنّتی ہونے کے باوجود خوفِ خدا سے معمور ہوتے، ہر وقت عبادت میں مگن رہتے، نیکی کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ انہی حضرات میں سے ایک اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بھی ہیں۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ جب یہ بیتُ المال کی صفائی کراتے، پھر اس میں اِس امید پر نماز ادا فرماتے کہ بروزِ قیامت وہ جگہ جہاں نفل پڑھے ان کے حق میں گواہی دے۔" (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، الرقم ۱۸۷۵ علی بن ابی طالب، ۲۱۱/۳، بتغیرٍ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ شیرِ خدا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کیسے خوفِ خدا رکھنے والے بزرگ تھے کہ بیتُ المال میں اس لیے نفل پڑھتے تاکہ یہ بروزِ قیامت ان کے حق میں گواہی دے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ان جیسی سوچ اور تقویٰ نصیب فرمائے۔ اسی ماہ یعنی رمضان المبارک کی 21 تاریخ کو اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! ان کا مختصر ذکرِ خیر سنتے ہیں۔

اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نام"علی بن ابی طالب"اور کنیت "ابو الحسن" بھی ہے اور"ابو تُراب"بھی۔ آپ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کااسمِ گرامی"فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم"ہے۔اَمِیْرُ المُومنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذاتِ مبارکہ بچپن ہی سے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورِ نظر تھی، آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش میں رہے، آپ کی بہت سی خصوصیات (Qualities)میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ خوش خبری بھی پانے والے ہیں کہ اے علی!تم دنیاو آخرت دونوں میں میرے بھائی ہو۔(ترمذی،کتاب المناقب،باب ۲۰،۵/۴۰۱،حدیث:۳۷۴۱)چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب مدینۂ طیبہ میں اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارَسُوْلَ اللہ!(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) آپ نے سارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا مگر مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی(اے علی) تم دُنیا میں بھی میرے بھائی ہو اور آخرت میں بھی میرے بھائی ہو۔(ترمذی،کتاب المناقب،باب مناقب علی بن ابی طالب،۵/۴۰۱، حدیث: ۳۷۴۱)اسی طرح نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:"**مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ**"یعنی جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا یعنی آقا ہے۔(ترمذی،۵/۳۹۸،حدیث ۳۷۳۳)

جس کسی کا میں ہوں مولیٰ اس کے مولیٰ ہیں علی ہے یہ قولِ مُصْطَفٰے مولیٰ علی مشکلکشا

(وسائلِ بخشش مرمم،ص ۵۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! اپنے دلوں میں اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و عظمت بڑھانے، اُن کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ **"کراماتِ شیرِ خدا"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ اس رسالے میں ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے صادر ہونے والی بہت سی کرامتوں کا تذکرہ ❀ آپ کے علمی و عملی فضائل کا بیان ❀ آپ سے محبت کرنے کا انعام اور آپ سے بغض رکھنے کا انجام ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں اہم معلومات کا بیان ❀ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے متعلق سوالات کے جوابات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرماکر خود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے اور حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں حاصل فرماکر تقسیمِ رسائل کی نیت فرمالیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا شوق بیدار کرنے، صحابہ و اہل بیت کی محبت کو بڑھانے، ہر نیک و جائز کام میں کوشش کا جذبہ پانے، نیکیوں پر استقامت اور والدین کی اطاعت کا جذبہ پانے کے لئے آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **مدنی دورہ** بھی ہے، مرکزی مجلس شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق روزانہ یا ہفتے میں دو (2) دن یا ہفتے میں ایک دن ہر مسجد کے اطراف میں گھر گھر، دکان دکان جاکر وہاں موجود اسلامی

بھائیوں سمیت راہ میں کھڑے اور آنے جانے والے تمام افراد کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے، اسے **"مدنی دورہ"** کہا جاتا ہے۔اس مدنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً **"مدنی دورے"** کی برکت سے علاقے میں خوب مدنی کام پھیلتا ہے، **"مدنی دورے"** کی برکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مدنی ماحول کے قریب آتے ہیں، **"مدنی دورے"** کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔ **"مدنی دورے"** کی برکت سے امیرِ اہلسنت کی دعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ **"مدنی دورے"** کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار مدنی کام **"مدنی دورہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"مدنی دورہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **مجالس کے نگران واراکین** تواِس رِسالے کالازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم** ☆نیکی کی دعوت دینے کے **13 فضائل وفوائد**☆**فروغِ علم** کا سبب☆**مساجد** کی رونق کا سبب☆نیکی کی دعوت سے پہلے کی دعا☆**مدنی دورہ** کے مدنی پھول☆**مدنی دورے** کا طریقہ☆**مدنی دورے** کے آداب ☆مدنی دورہ سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے منتخب مدنی پھول وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"مدنی دورے"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارا مدنی قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی

مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، کوشش کر کے چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، ہم نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد مدنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان (Play Ground) میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوگئے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، ہماری انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کرلی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بُزرگ آبدیدہ ہوکر کہنے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول اور **مدنی دورے** کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہوگئی ہے۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خصوصی اسلامی بھائی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے اور سنتوں کو پھیلانے کیلئے کم و بیش 107 شُعبہ جات میں کام کررہی ہے، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس خصوصی اسلامی بھائی"** بھی ہے، نابینا، گُونگے اور بہرے اسلامی بھائی علمِ دین نہ ہونے اور نیک صحبت سے دور ہونے کی وجہ سے بسا اوقات ضروری معلومات سے محروم رہتے ہیں، معاشرے کے ان افراد میں علمِ دین پھیلانے کے لئے یہ مجلس کئی

شہروں میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے حلقے لگاتی ہے۔ بڑی راتوں میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات (مثلاً اجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ شبِ معراج، اجتماعِ شبِ براءت وغیرہ) اور رَمَضانُ الْمبارَک کے اجتماعی اعتکاف میں بھی ان کی اصلاح وتربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔ اشاروں کی زبان میں نعت، بیان، ذکر اور دعا کی ترکیب ہوتی ہے نیز بریل لینگوئج (Braille Language) میں نابینا اسلامی بھائیوں کے لئے رسائل کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے
(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کے بارے میں چند مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اعتکاف کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جس

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(جامع صغیر، ص ۵۱۶، حدیث ۸۴۸۰)(2)فرمایا:جس نے رمضان المبارک میں دس(10)دن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔(شعب الایمان،الرابع والعشرین من شعب الایمان، ۴۲۵/۳،حدیث:۳۹۶۶)☆رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ عَلَی الْکِفَایَہ ہے،اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بَرِیُ الذِّمہ۔(فیضان رمضان،ص۲۳۵۔)☆نذر اور سُنّتِ مؤکدہ کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب ہے،اس کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وقت کی قید جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کر لیجئے۔(ایضاً،ص ۲۳۵ ملخصاً)☆رمضان المبارک میں اعتکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قدر کی تلاش ہے۔(ایضاً،ص ۲۳۲)☆مسجد جامع ہونا اعتکاف کے لئے شرط نہیں بلکہ مسجدِ جماعت میں بھی ہو سکتا ہے،مسجدِ جماعت وہ ہے جس میں امام مؤذن مقرر ہوں اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو۔ (ایضاً،ص۲۳۹)☆سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے،پھر مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلاۃُ وَ السَّلام میں پھر مسجدِ اقصیٰ(یعنی بیت المقدس) میں پھر اس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔(ایضاً،ص۲۴۰) ☆ اعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی مزاج پُرسی، نمازِ جنازہ میں حاضری اسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔(مرآۃ المناجیح،۲۱۷/۳)☆اسلامی بہنیں مسجدِ بیت میں اعتکاف کریں،مسجدِ بیت اس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔(فیضان رمضان،ص۲۸۹)☆اعتکاف کے دوران دو وجوہات کی بنا پر مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے(1)حاجتِ شرعی (2)حاجتِ طبعی۔ حاجتِ شرعی مثلاً نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے جانا۔(ایضاً،ص۲۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اورامیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہو گا **"خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں"** جس میں ہم زبان کی آفات، فضول بولنے کے نقصانات، خاموشی اختیار کرنے کے فائدے وبرکات، بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات اور آخر میں خاموش (Silent) رہنے کی عادت بنانے کے تعلق سے چند مدنی پھولوں کے بارے میں سُنیں گے۔ لہٰذا آئندہ اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کرکے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللّٰہ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اَلْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلاگیا تو سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البديع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغيب والترهيب، كتاب الذكر والدعاء، ۲/۳۲۹، حديث: ۳۰

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کاپَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵